دل کی بات:

حکومت کی تبدیلی............مکافاتِ عمل

۱۲، اکتوبر ۱۹۹۹ء کو عساکر پاکستان نے نواز شریف حکومت کا بستر گول کر کے اپنے اقتدار کی بساط بچھادی ہے۔ چیف آف آرمی سٹاف جنرل مشرف اس وقت پاکستان کے منتظم اعلیٰ ہیں۔ حکومت کی یہ تبدیلی اور انقلاب فطری ہے۔ پاکستان میں پارلیمانی جمہوری نظام کی ناکامی کے ذمہ دار ہمارے ملک کے لادین سیاست دان، ان کی سیکولر اور لادین جماعتیں اور ان کی حلیف ''شامل واجا'' بعض نام نہاد دینی جماعتیں اور ان کے لیڈر ہیں۔ یہ المیہ ہے کہ پاکستان میں سیاسی حکومتوں کو کبھی بھی استحکام نصیب نہیں ہوا۔ جو اقتدار میں آجاتا ہے وہ اور اس کا سیاسی خاندان اقتدار کو اپنے ذاتی مفادات کے لیے خوب جی بھر کے استعمال کرتا ہے اور ملکی خزانے کو ڈاکوؤں کی طرح لوٹتا ہے۔ جو اقتدار سے محروم رہ جاتے ہیں وہ بحالیٔ جمہوریت کا راگ مشغلہ کے طور پر تنہا اور کورس میں گاتے رہتے ہیں کہ آخر وہ اور کریں بھی کیا؟

بیکار مباش کچھ کیا کر　　　پاجامہ ادھیڑ کر سیا کر

حتیٰ کہ حکومت کسی بھی انداز میں ختم ہو جاتی ہے اور پھر یہی لوگ آنے والے حکمران کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد پھر بحالیٔ جمہوریت کے لیے حریف اور حلیف دونوں مل کر جدوجہد شروع کر دیتے ہیں۔ ۵۲ سال سے پاکستان کے لادین اور بددیانت سیاست دان یہی تماشا کھیل رہے ہیں۔

حالیہ انقلاب سے پہلے حزبِ اختلاف کے تقریباً تمام لیڈر فوج کو معاملاتِ حکومت میں مداخلت کی دعوت دے رہے تھے۔ اور انقلاب کے بعد فوجی حکومت کے حق میں رطب اللسان ہیں اور جنرل مشرف کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے عادلانہ احتساب کا مطالبہ بھی کر رہے ہیں۔ گویا وہ حقیقت میں اپنی نااہلی، ناکامی، جہالت اور شکست کا اعتراف کرتے ہوئے فوجی حکومت کو سیاسی و جمہوری حکومتوں سے بہتر قرار دے رہے ہیں۔

حقیقتِ حال بھی یہی ہے کہ پاکستان میں فوجی حکومتوں کا دور عوامی اور جمہوری حکومتوں سے بہتر، مستحکم اور مضبوط رہا ہے۔ گزشتہ ۵۲ برسوں میں جتنی بھی اٹھا پٹخ ہوئی ہے اس کے ذمہ دار صرف اور صرف سیاست دان ہیں۔ جنہوں نے اپنی نااہلی، بددیانتی اور مفاد پرستی سے ملک کا بیڑہ غرق کیا اور اقتدار کے تمام وسائل اپنے اللّوں تللّوں پر تباہ کیے۔ فوجی حکومتوں یا مارشل لاء کا تسلسل بھی انہی کی سیاسی غلطیوں کا نتیجہ ہے۔ نصف صدی سے یہی ہو رہا ہے کہ جب یہ مقتدر حریف کو پچھاڑنے میں ناکام ہو جاتے تو فوج کو بلا لیتے ہیں۔ پھر فوج سے بحالیٔ جمہوریت کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں۔ بار بار فوج کو احتساب کے لیے بلانے کی بجائے اب آئینی طور پر یہ طے ہو جانا چاہیے کہ فوج مستقل طور پر سویلین حکومت کو اپنی نگرانی میں چلائے۔

تاکہ سیاسی عدم استحکام اور لوٹ مار ختم ہو سکے۔ مرحوم ضیاء الحق نے بھی یہی تجویز دی تھی پھر نواز شریف کے عہد میں بھی نیشنل سیکورٹی کونسل کی تجویز آئی تھی۔ سو آج نیشنل سیکورٹی کونسل معرضِ وجود میں آگئی ہے۔

مسٹر نواز شریف کو جو سزا ملی ہے یہ مکافات عمل ہے۔ وہ جس راہ پر چل نکلے تھے اس کا انجام یہی ہونا تھا۔ وہ عوام کا بھاری مینڈیٹ لے کر اس دعویٰ کے ساتھ منتخب ہوئے تھے کہ وہ پاکستان میں خلافتِ راشدہ کا نظام نافذ کریں گے۔ لیکن دونوں مرتبہ اپنے عہد اقتدار میں انہوں نے سب سے زیادہ نقصان اسلام ہی کو پہنچایا۔ امریکی تابعداری میں طالبان پر دہشت گردی کے جھوٹے الزامات لگائے۔ علماء کا استہزاء کیا، دینی مدارس اور دینی جماعتوں کو دہشت گرد کہہ کر بے گناہ طلباء اور علماء پر ظلم کیا اور انہیں بدنام کیا، شرعی قوانین کی توہین کی، سود کو حلال کہا، عوام سے اربوں روپے لوٹ کر پوری مسلم لیگ کو عیاشیاں کرائیں۔ شریعت بل کو مذاق بنایا، "ملک سنوارو" کے نام سے عوام کے کروڑوں روپے ہضم کئے، کارگل سے واپسی کے باوجود سرکاری ملازمین سے کارگل ٹیکس وصول کیا، ملک کے تمام اداروں کو تباہ کیا حتیٰ کہ عدلیہ اور انتظامیہ کو ایسا تباہ کیا کہ ان اداروں سے عوام کا اعتماد اٹھ چکا ہے۔ کیا یہ سب کچھ اللہ کو ناراض کرنے کے لیے کافی نہیں تھا۔؟

پاکستان کے منتظم اعلیٰ جنرل مشرف نے قوم سے اپنے پہلے تفصیلی خطاب اور پہلی پریس کانفرنس میں حکومت کا جو ایجنڈہ پیش کیا ہے وہ بظاہر تو قابل تحسین اور قابل رشک ہے لیکن ہمیں ان سے کوئی زیادہ اور خوش کن توقعات نہیں۔ لیکن اتنا کہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ قیام پاکستان کے مقصد اوّل "نفاذ اسلام" کی تکمیل کی جائے۔ افغانستان کے بارے میں امریکی پالیسی یا دباؤ قبول نہ کیا جائے اور طالبان سے ویسے ہی تعلقات برقرار رکھے جائیں جو ایک مسلمان اپنے مسلمان ہمسائے کے ساتھ رکھتا ہے۔ ملک و قوم کی دولت لوٹنے والے بھیڑیوں کو پکڑ کر ان سے سب کچھ وصول کیا جائے۔ سودی معیشت ختم کی جائے۔ قادیانیوں اور دیگر دین دشمن و ملک دشمن افراد کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ ملک کو سیکولرازم کے گڑھے میں دھکیلنے کی بجائے اسلام کے تخت پر بٹھایا جائے۔ پھر آپ اور ہم سب دیکھیں گے کہ.......

بہار آئے گی اور بے اختیار آئے گی

ورنہ جو حشر پہلے حکمرانوں کا ہوا ہے وہ آئندہ بھی سب کا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سے وعدہ خلافی کا نتیجہ اچھا نہیں نکل سکتا۔ حکمرانو! اللہ کو راضی کر لو تو مخلوق خود بخود راضی ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلوں میں تمہارا احترام قائم کر دے گا۔